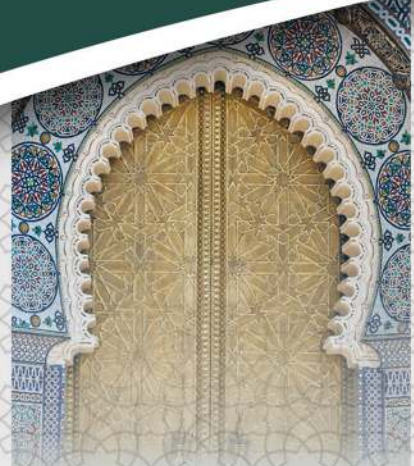


گامیاب طالب علم کی 75 اچھی عادتیں

- اچھی عادتوں، اچھی صفات کا اپنے اندر پیدا کرنا کیوں ضروری ہے؟
- اچھی عادتیں کیا ہیں اور انہیں اپنے اندر کیسے پیدا کیا جائے؟
- علم اور اس کا رسوخ پیدا کرنے والی 20 عادتیں
- اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا تعلق بنانے والی 26 عادتیں
- اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ اچھا تعلق بنانے والی 20 عادتیں
- دین سکھانے/پھیلانے والی 5 عادتیں
- ذاتی شخصیت کو اچھا بنانے والی 4 عادتیں
- جمعہ کی 26 سنتیں
- باحیا اور پاکدامن بنانے والی 46 سنتیں
- والدین کا فرمان بردار بنانے والی 7 عادتیں
- طلبہ، طالبات کی ایمانی، اخلاقی تربیت، افراد سازی کے لیے بہترین راہ نما اصول
- ہر اس ادارہ کی ضرورت جو اپنے طلبہ، طالبات کی تعلیم کے ساتھ اچھی تربیت بھی کرنا چاہتے ہیں

مرتب

مفتی ضیاء الحق صاحب



کامیاب طالب علم کی 75 اچھی عادتیں

مرتب
مفتی منیر احمد صاحب

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (صوبہ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

استاذ الحدیث

جَامِعَةُ مَعْرِفَةِ الْعُلُومِ الْإِسْلَامِيَّةِ (دہلی)
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

◀ کتاب کا نام : کامیاب طالب علم کی 75 اچھی عادتیں

◀ مرتب : مفتی منیر احمد صاحب

◀ واٹسپ نمبر : 0331-2607204

(المیئر کے واٹسپ گروپ میں شامل ہونے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں)

◀ تاریخ طباعت : شوال المکرم 1444ھ مئی 2023ء

◀ ناشر : المیئر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ 2)

ای میل : almuneermarkaz214@gmail.com

◀ ویب سائٹ : almuneer.pk

◀ فیس بک : AlMuneerOfficial

◀ یوٹیوب : AlMuneer

(مختلف کورسز کی ریکارڈنگ یہاں سے ہی جاسکتی ہے)

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607204 - 0331-2607207



کامیاب طالب علم کی 175 اچھی عادتیں

- مقدمہ
- کامیاب طالب علم کی 175 اچھی عادتیں
- جمعہ کی 26 سنتیں
- باحیا اور پاکدامن بنانے والی 46 سنتیں
- والدین کا فرماں بردار بنانے والی 7 عادتیں

مقدمہ

پہلی بات: اچھی عادتوں، اچھی صفات کا اپنے اندر پیدا کرنا
کیوں ضروری ہے؟

(1) عادات، اخلاق اور طرز عمل خون اور نسل دونوں کی پہچان کر دیتے ہیں ایک بادشاہ کے دربار میں ایک اجنبی نوکری کی طلب لئے حاضر ہوا، قابلیت پوچھی گئی، کہا سیاسی ہوں۔ (عربی میں سیاسی، افہام و تفہیم سے مسئلہ حل کرنے والے معاملہ فہم کو کہتے ہیں)۔ بادشاہ کے پاس سیاست دانوں کی بھرمار تھی، اسے خاص گھوڑوں کے اصطبل کا انچارج بنا لیا گیا، جو حال ہی میں فوت ہو چکا تھا۔ چند دن بعد بادشاہ نے اس سے اپنے سب سے مہنگے اور عزیز گھوڑے کے متعلق دریافت کیا۔ اس نے کہا نسلی نہیں ہے۔ بادشاہ کو تعجب ہوا اس نے جنگل سے سائیس کو بلا کر دریافت کیا، اس نے بتایا، گھوڑا نسلی ہے لیکن اس کی پیدائش پر اس کی ماں مر گئی تھی، یہ ایک گائے کا دودھ پی کر اس کے ساتھ پلا ہے۔ مسنول کو بلا یا گیا۔ تم کو کیسے پتا چلا کہ گھوڑا نسلی نہیں ہے؟ اس نے کہا، جب یہ گھاس کھاتا ہے تو گائیوں کی طرح سر نیچے کر کے جبکہ نسلی گھوڑا گھاس منہ میں لے کر سر اٹھا لیتا ہے۔ بادشاہ اس کی فراست سے بہت متاثر ہوا اور اس کے گھرانہ ج، گھی، بھنے ہوئے دنبے، اور پرندوں کا اعلیٰ گوشت بطور انعام بھجوایا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے ملکہ کے محل میں تعینات کر دیا۔

کامیاب طالب علم کی 175 اچھی عادتیں {5} اچھی عادتیں اور صفات کیوں ضروری ہے؟

چند دنوں بعد بادشاہ نے مصاحب سے بیگم کے بارے رائے مانگی۔ اس نے کہا، طور و اطوار تو ملکہ جیسے ہیں لیکن شہزادی نہیں ہے۔ بادشاہ کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ اس نے فوراً ساس کو بلا بھیجا۔ معاملہ اس کے گوش گزار کیا۔ ساس نے تصدیق کر دی۔ اس نے کہا کہ حقیقت یہ ہے تمہارے باپ نے میرے خاوند سے ہماری بیٹی کی پیدائش پر ہی رشتہ مانگ لیا تھا لیکن ہماری بیٹی 6 ماہ کی عمر میں ہی فوت ہو گئی تھی۔ چنانچہ ہم نے تمہاری بادشاہت سے قریبی تعلقات قائم کرنے کے لئے کسی کی بیٹی کو اپنی بیٹی بنا لیا۔ بادشاہ نے مصاحب سے دریافت کیا کہ اسے ملکہ کے شہزادی نہ ہونے کا کیسے علم ہوا تو اس نے کہا کہ ملکہ کا خادموں کے ساتھ سلوک جاہلوں سے بھی بدتر ہے۔ شہزادیاں ایسے سلوک نہیں کیا کرتیں۔

بادشاہ اس کی فراست سے خاصا متاثر ہوا۔ ایک بار پھر سے بہت سا انانج اور بھیڑ بکریاں اسے بطور انعام دیں اور اسے اپنے دربار میں متعین کر دیا۔ کچھ وقت گزرا تو مصاحب کو پھر بلا بھیجا اور اپنے بارے میں دریافت کیا۔ مصاحب نے کہا، جان کی امان کا وعدہ دیجیئے۔ بادشاہ نے وعدہ کیا تو مصاحب بولا، نہ تو تم بادشاہ زادے ہو اور نہ تمہارا چلن بادشاہوں والا ہے، بادشاہ کو تاؤ آیا مگر جان کی امان دے چکا تھا۔ سیدھا والدہ کے محل پہنچا، والدہ نے کہا یہ سچ ہے۔ تم ایک چرواہے کے بیٹے ہو۔ ہماری اولاد تمہیں نہیں تھی تو تمہیں لے کر پالا تھا۔

بادشاہ نے مصاحب کو بلا یا اور پوچھا کہ اسے کیسے معلوم ہوا۔ اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی کو انعام و اکرام دیا کرتے ہیں تو ہیرے، موتی اور جواہرات کی شکل میں دیتے ہیں لیکن آپ بھیڑ، بکریاں اور دیگر کھانے کی چیزیں عنایت کرتے ہیں۔ یہ اسلوب بادشاہ زادے کا نہیں ہوتا، بلکہ کسی چرواہے کے بیٹے کا ہی ہو سکتا ہے۔

(2) باتوں سے زیادہ عادتیں / صفات دیکھی جاتی ہیں

قرآن کریم میں ہے:

فِيمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ
الْقَلْبِ لَإِنْفَضُوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ
لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ - (آل عمران: 159)

ان واقعات کے بعد اللہ کی رحمت ہی تھی جس کی بنا پر (اے پیغمبر) تم نے ان لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کیا۔ اگر تم سخت مزاج اور سخت دل والے ہوتے تو یہ تمہارے آس پاس سے ہٹ کر تتر بتر ہو جاتے۔ لہذا ان کو معاف کر دو، ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو، اور ان سے (اہم) معاملات میں مشورہ لیتے رہو۔ پھر جب تم رائے پختہ کر کے کسی بات کا عزم کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ اللہ یقیناً توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(3) علم کا مقصد بھی عمل ہے

قرآن کریم میں ہے:

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ
تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ - (بقرہ: 44)

کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت بھی کرتے ہو! کیا تمہیں اتنی بھی سمجھ نہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ
مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ - (صف 2-3)
اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرنا نہیں؟ اللہ کے
نزدیک یہ بات بڑی قابل نفرت ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

حدیث میں ہے:

يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطْحَنِ
الْحِمَارِ بِرَحَاةٍ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ
فُلَانٌ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ
الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ
وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ - (بخاری رقم: 7098)

آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کو (قیامت کے دن) لایا جائے گا اور اسے
آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ اس میں اس طرح چکی پیسے گا جیسے
گدھا پیتا ہے۔ پھر دوزخ کے لوگ اس کے چاروں طرف جمع
ہو جائیں گے اور کہیں گے، اے فلاں! کیا تم نیکیوں کا حکم کرتے اور
برائیوں سے روکا نہیں کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ میں اچھی بات
کے لیے کہتا تو ضرور تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور بری بات سے روکتا بھی
تھا لیکن خود کرتا تھا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبَدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ
عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عَلَيْهِ فِيمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهِ مَنْ

أَيُّهَا الَّذِينَ كَتَبْنَا فِيهِمْ أَنْفَقَهُ وَعَنْ جَسَدِهِ فِيهِمْ أَبْلَاهُ.

(ترمذی، رقم: 2417)

آدمی کا پاؤں قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے نہیں ہٹے گا یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں صرف کیا، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا، اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا اور اس کے علم کے سلسلے میں کہ اس پر کہاں تک عمل کیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَحْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا. (مسلم، رقم: 2722)

یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے، یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ دے اور پاک کر دے اس کو، تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے، تو اس کا آقا اور مولیٰ ہے، یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں ہے:

مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْحَيْرَ وَيُنْسِي نَفْسَهُ كَمَثَلِ السَّيْرِاجِ يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر: 2/165، 167)

اس عالم کی مثال جو دوسرے لوگوں کو تو نیکی کی تعلیم دیتا ہے اور اپنے کو بھولے رہتا ہے اس چراغ کی سی ہے جو آدمیوں کو تو روشنی فراہم کرتا ہے لیکن اپنی ہستی کو بس جلاتا رہتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ تُقْرِضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضٍ مِنْ نَارٍ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالُوا خُطَبَاءُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا كَانُوا يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُونَ. (مسند أحمد: 1/125)

نبی ﷺ نے فرمایا شبِ معراج میں ایسے لوگوں کے پاس سے گذرا جن کے منہ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ دنیا کے خطباء ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے اور کتاب کی تلاوت کرتے تھے، کیا یہ سمجھتے نہ تھے۔

دوسری بات: ابھی نہیں تو کبھی نہیں

حضرت مولانا اشرف تھانویؒ فرماتے ہیں:

ہمارے بعض طالب علموں کا خیال ہے کہ ہم پڑھ رہے ہیں جب پڑھ لیں گے اس وقت عمل کریں گے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ جس گناہ کو تم آج نہیں چھوڑ سکتے اور جس اطاعت کو اس وقت اختیار نہیں کر سکتے اور نفس کو قابو میں کرنا نہیں چاہتے تو کل بطریق اولیٰ تم سے عمل نہ ہو سکے گا

بلکہ آج عمل کرنا آسان ہے جس قدر مدت گزرے گی نفس کے اندر اخلاق رزیلہ گہرے اور پختہ ہوں گے، عوام الناس کو جس قدر شکایتیں اور الزام وغیرہ علماء پر ہیں وہ ایسی بد علمی کی وجہ سے ہیں اور عمل سے میری مراد نماز روزہ اور بہت سے نوافل نہیں، وہ تو بفضلہ تعالیٰ آپ کرتے ہی ہیں اس لئے ان سے بحث نہیں بلکہ میرا روئے سخن اکثر اخلاق کے متعلق ہے۔ تکبر، حسد، غیبت، اور قلب و نگاہ کے تمام گناہ چھوڑ دو اور ان کے علاج کی فکر کرو اور خاص طور پر وہ باتیں جو احوال کے متعلق ہیں، مثلاً خدا تعالیٰ سے خشیت اور محبت، دین کی محبت اور جن سے نفع تم کو پہنچ رہا ہے ان کی اطاعت اور خدمت اختیار کرو اور بالخصوص حرص اور طمع کے پاس نہ جاؤ۔ اس سے دنیا داروں کی نظر میں آپ لوگوں کی بڑی سبکی ہوتی ہے اس لئے جہاں ادنیٰ احتمال بھی اس کا ہو ہرگز وہاں نہ جاؤ اور نہ وہ فعل اختیار کرو اگرچہ تم تنگی کی حالت میں ہو بالکل مستغنی رہو۔

(آداب طالب علم، مرتب مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب: 22-23)

جیسے ماں کا پیٹ بننے کا زمانہ ہے اگر ماں کے پیٹ میں اعضا میں کمی رہ گئی تو پھر بعد میں کمی پوری نہیں ہو سکتی ایسے ہی مدرسہ کے پاکیزہ ماحول میں اگر اچھی عادتیں پیدا نہ ہوں تو بعد میں کیسے پیدا ہوں گی؟ اور خدا نخواستہ زمانہ طالب علمی میں اگر بری عادتیں پختہ ہو گئیں تو بچپن کی عادت بچپن تک رہتی ہے، پھر اس سے جان چھڑانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لہذا طالب علمی کے زمانہ میں کوشش کریں کہ اچھی عادتیں آپ کے اندر پیدا ہو جائیں اور بری عادتیں ختم ہو جائیں۔

تیسری بات: اچھی عادتیں کیا ہیں اور انہیں اپنے اندر کیسے پیدا

کیا جائے؟

زیر نظر کتابچہ میں طالب علم کی 75 اچھی عادتیں بیان کی گئی ہیں طلبہ کرام سے گزارش ہے کہ کامیاب انسان بننے کے لیے ان اچھی عادتوں کو اپنے اندر پیدا کریں۔ اساتذہ اور مربی حضرات سے گزارش ہے کہ ان عادتوں پر لانے کے لیے ترغیبی بیانات، تربیتی اجتماعات ہوں، مشورے ہوں، طلبہ کرام کو تبلیغ سے، اہل اللہ سے جوڑنے کی فکر ہو۔ خود ادارہ کا ماحول اتنا پاکیزہ ہو کہ اس ماحول میں آنے والے کا دین پر چلنا آسان ہو، ادارہ کے معلمین، معلمات کو خود اپنی تربیت اور اصلاح کا غم ہو وہ اس کے لیے بے

چین ہوں۔

نوٹ: اساتذہ، درس گاہ کے نگران، مربی حضرات سے گزارش ہے کہ یہ کتابچہ ہر طالب علم کو دلوائیں۔ پھر طالب علم کے حسب حال، چند اچھی عادتیں (الاہم فلا ہم) ہر ماہ متعین کریں، اس پر نشان لگائیں اور طالب علم کو ترغیب دیں کہ روزانہ کے حساب سے صفحہ نمبر 25 میں چک لسٹ کے لیے دیئے گئے خانوں کو اس طرح پر کریں کہ اگر عمل کیا ہو تو ✓ کا نشان، نہیں کیا تو ✗ کا نشان لگائے۔ اور وقتاً فوقتاً استاذ اس کو چیک بھی کر لیا کریں۔ اور مہینہ کے آخر میں دیکھ لیں کہ وہ عادت طالب علم کے اندر پیدا ہو گئی ہو تو مزید عادتیں متعین کر کے اس کی نشاندہی کریں۔ اور اگر عادت تبدیل نہ ہوئی تو اسی عادت کی دوبارہ مشق کرائیں۔

کامیاب طالب علم کی 175 اچھی عادتیں

□ علم اور اس کا رسوخ پیدا کرنے والی 20 عادتیں

عادت 1: بلاعذر بلاوجہ بہانے بہانے سے چھٹیاں نہیں کرنا، درسگاہ جانے میں تاخیر نہ کرنا، بروقت آنا بروقت جانا۔

عادت 2: سبق کو توجہ اور غور سے سننے، سمجھنے کا اہتمام کرنا۔

عادت 3: مراجعہ، مذاکرہ، تکرار اور مطالعہ کا اہتمام کرنا۔

عادت 4: سبق کو حفظ کرنے، یاد کرنے کا اہتمام کرنا۔

عادت 5: اساتذہ کی نگرانی میں خارجی یعنی غیر درسی کتب کا مطالعہ کرنا خاص طور سے فراغت اور چھٹیوں میں۔

عادت 6: اساتذہ کی نگرانی میں اپنی علمی کمزوریوں کو دور کرنے کی فکر کرنا اسکی مضبوط ترتیب بنانا۔

عادت 7: آلات علم اور وسائل علم (استاذ، کتاب، وغیرہ) کے ادب کا بہت زیادہ اہتمام کرنا بے ادبی سے بچنا۔

عادت 8: علم میں اضافہ، فہم صحیح، علم نافع، قبولیت اور آسانی کی دعاؤں کا اہتمام کرنا۔

عادت 9: کھانے پینے گھومنے پھرنے دوستیاں تعلقات کی خواہشات کو بالکل ترک کرنا وقت بالکل ضائع نہ کرنا ضروریات (کھانا، پینا، سونا) کو بھی بقدر ضرورت کرنا۔

عادت 10: محنتی طلبہ کی صحبت اختیار کرنا، غافل کام چور وقت کو ضائع کرنے والے طلبہ کی صحبت سے بہت زیادہ بچنا۔

عادت 11: موبائل کی لغویات سے اپنے آپکو بچانے کا بہت زیادہ اہتمام کرنا۔

عادت 12: وقت کی قدر دانی اور اسکی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے وقت کی قدر دانی سے متعلق کسی نہ کسی کتاب اور بزرگوں کی سوانح کو اپنے مطالعہ میں رکھنا۔

● گناہوں سے بچنا

عادت 13: گناہ ہونے کے بعد فوراً کسی نیکی (خاص طور سے صدقہ) کا اہتمام کرنا

(ہود: 104) فوراً سچی توبہ کرنا

عادت 14: گناہ چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ سے گڑا گڑا کرتو فیق مانگنا (ترمذی: 3507)

عادت 15: جن مقامات، محفلیں، دوست و احباب اور جن آلات کی صحبت گناہ

کا سبب بنتی ہیں ان کو چھوڑنے اہتمام کرنا۔ (جامع الاصول: 109)

عادت 16: گناہوں کو چھوڑنے کے سلسلہ میں کسی اللہ والے سے رابطہ کرنا اور اپنے

حالات ان کو بتا کر ان کی باتوں پر عمل کرنا۔ (توبہ: 119)

عادت 17: گناہوں کا علم ہونے کے بعد ان کو روکنے کا اہتمام کرنا۔ (جامع الاصول: 111)

عادت 18: مباح کاموں یعنی کھانے پینے، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے، سونے،

فضول ملنے ملانے، گھومنے گھمانے کی خواہشات کو ترک کرنا۔ (مسلم: 2822)

عادت 19: عبادات کے معمولات، اتباع سنت، اخلاقی عادات میں رکاوٹ بننے

والی خواہشات کو ترک کرنا۔ (مسلم: 2822)

عادت 20: بے حیائی کے گناہوں سے خصوصی طور پر بچنا۔

□ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا تعلق بنانے والی 26 عادتیں

● نماز

عادت 21: اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کی عادت ڈالنا۔ (انتہاء: 90، جمعہ 9، جامع الاصول: 7080)

تمام نمازوں میں □ ان میں _____ □

اذان سے _____ منٹ پہلے نماز کی تیاری کی عادت ڈالنا □

عادت 22: مسنون وضو (مسواک، اسراف سے بچنے وغیرہ) کی عادت ڈالنا۔

(جامع الاصول: 7019-5142)

عادت 23: صف اول میں (طالبات اول وقت میں) نماز پڑھنے کی عادت ڈالنا۔

تمام نمازوں میں □ فجر □ ظہر □ عصر □ مغرب □ عشاء □ (جامع الاصول: 7080، مستدامہ: 22263)

عادت 24: تکبیر اولیٰ کی عادت ڈالنا۔ (جامع الاصول: 7081)

تمام نمازوں میں □ ان میں _____ □

نمازوں میں سنت مؤکدہ □ غیر مؤکدہ □ کے اہتمام کی عادت ڈالنا۔

(جامع الاصول: 4065، ترمذی: 185-427-435، ابوداؤد: 127، بخاری: 117)

عادت 25: حسب توفیق نوافل کے اہتمام کی عادت ڈالنا۔ اس ماہ گیس کی عادت

بنانی ہے؟ تہجد □ (ترمذی: 3503، مسلم: 1982) وتر سے پہلے چار رکعت □ اشراق □ (ترمذی: 535)

چاشت □ (ترمذی: 475) اوایین □ (ترمذی: 399) تمام □ مزید _____ □

(جامع الاصول: 7282-7055-7964)

عادت 26: سنت کے مطابق نماز پڑھنے (جامع الاصول: 3820) نماز میں ہاتھوں کو حرکت

ندینے اور دل کو غافل ہونے سے بچانے کی عادت ڈالنا۔ (مومنون: 2، جامع الاصول: 7065-17)



● ذکر/تلاوت

عادت 27: تلاوت کی عادت ڈالنا مقدار یہ ہوگی: پاؤ □ نصف □ پارہ □

تعداد □ نوافل میں لمبی تلاوت کی عادت ڈالنا۔ مقدار □ (جامع الاصول: 1961-7297)

کچھ تلاوت ان خاص آداب کے ساتھ (قرآن پاک میں دیکھ کر، دل و دماغ کو متوجہ کر کے، تدبر سے، نور ہدایت حاصل کرنے کے لیے آداب تلاوت کی رعایت کرتے

ہوئے) (ص: 29، مجر: 24) کرنے کی عادت ڈالنا۔ (آل عمران: 90، جامع الاصول: 6240، ترمذی: 2927)

عادت 28: مسنون سورتوں کی عادت ڈالنا۔ (سنن داری: 3461، ترمذی: 3404، شعب الایمان: 2269)

اس ماہ کس کی عادت بنانی ہے؟ یسین □ الم سجدہ □ ملک □ واقعتہ □ تمام □

مزید

● ذکر/دعا

عادت 29: اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینے (مسلم: 850،

نسائی: 673) اور اذان کے بعد کی دعاؤں کا اہتمام کرنے کی عادت ڈالنا۔ (بخاری: 614، مسلم: 849)

عادت 30: وضو کی دعاؤں کی عادت ڈالنا۔ (ابوداؤد: 169، مستدرک حاکم: 564/1)

عادت 31: فرائض کے بعد کی مسنون دعاؤں کی عادت ڈالنا۔

کتنی نمازوں میں اہتمام کیا؟

(مسلم: 34-38-43-1325، عمل الیوم واللیلہ: 100، ابوداؤد: 760-23-1522، مجمع الزوائد: 10/145، بخاری: 2822)

عادت 32: رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ کی جو دعائیں احادیث میں آئی ہیں سنن، نوافل

میں ان کو پڑھنے کی عادت ڈالنا۔ (حسن المسلم)

عادت 33: صبح و شام کی حفاظتی دعائیں پڑھنے کی عادت ڈالنا۔ فجر سے اشراق

تک □ (مسلم: 1075) یا نماز فجر کے بعد سے □ منٹ تک □، عصر سے مغرب تک

(فی: 39: 130) □ یا عصر کے بعد سے ___ منٹ تک □ ذکر کی عادت ڈالنا۔ (حسنِ مسلم)

عادت 34: کھانے پینے، سونے، جاگنے/گھر میں داخل ہونے، نکلنے، سواری، سفر،

بازار وغیرہ کی دعائیں اور مسنون اذکار و اعمال کی عادت ڈالنا۔ □ (حسنِ مسلم)

مجلس کے اختتام کی دعا کی عادت ڈالنا۔ □ (ترمذی: 3433) مسنون دعاؤں کی کتابوں میں

جتنے موقع کے اذکار و دعائیں ہیں ان کی عادت ڈالنا۔ □ (حسنِ مسلم)

عادت 35: یومیہ دعاؤں کے لیے وقت نکالنے کی عادت ڈالنا ہے۔ (معارف الحدیث: 5/168)

مقدار یہ ہوگی _____

عادت 36: ہر چھوٹے بڑے کام سے پہلے اور بعد میں ان اعمال کے ذریعہ رجوع

الی اللہ کی عادت ڈالنا ہے۔ (فاطر: 15، جامع الاصول: 4357-9315 ترمذی: 3521، ابوداؤد: 5081، بقرہ: 3-152)

(1) استخارہ (2) استعانت (اللہ سے مدد لینا) (3) استعاذہ (پناہ لینا) (4) تدبیر کے ساتھ توکل

(5) پسندیدہ نتیجے پر شکر (6) ناپسندیدہ پر صبر اللہ کے فیصلہ پر رضامندی

• ذکر و اذکار

عادت 37: ہر وقت تسبیح ساتھ رکھنے کی عادت ڈالنا۔

عادت 38: یومیہ اذکار کی عادت ڈالنا۔ یومیہ اذکار کی عادت ڈالنی ہے۔

مقدار یہ ہوگی: تیسرا کلمہ _____ (مسلم: 2695) درود شریف _____ (مسلم: 384)

استغفار _____ (مسلم: 2702) مزید _____

عادت 39: 1) مسجد، گھر، مدرسہ سے آتے جاتے راستے میں مسلسل اللہ کے ذکر کی

عادت ڈالنا۔ □ (احزاب: 41)

(2) ہر مجلس میں اللہ کے ذکر کی عادت ڈالنا۔ □ (ترمذی: 3380، ابوداؤد: 4855)

3) کھانے کے ہر لقمے، پانی کے ہر گھونٹ پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی عادت ڈالنا۔ □

(جامع الاصول: 2315)

4) ہر کام کرنے سے پہلے اچھی نیت کرنے کی عادت ڈالنا۔ □

5) دل، زبان ہر وقت اللہ کی یاد میں ہو، کسی وقت غافل نہ ہو، اس کی عادت ڈالنا۔ □

(اعراف: 25، یسین القدر: 41، بخاری: 1)

عادت 40: سونے سے پہلے تھوڑی دیر مراقبہ کی عادت ڈالنا، جس میں دن بھر کے

کاموں کو سوچ کر نیکیوں، نعمتوں پر شکر اور گناہوں پر استغفار کرنا۔ (ابراہیم: 34، ترمذی: 2459)

● روزہ

عادت 41: مسنون روزوں کی عادت ڈالنا یا مہینہ (چاند کی 13-14-15 تاریخ)

کے روزے (ترمذی: 761)

عادت 42: عرفہ (9 ذی الحجہ) کا روزہ (ترمذی: 651)

عادت 43: عاشورہ (9-10 یا 10-11 محرم الحرام) کا روزہ (بخاری: 2000)

عادت 44: مستحب روزوں کی عادت ڈالنا، شوال کے چھ روزے (ترمذی: 661)

عادت 45: پیر اور جمعرات کا روزہ (ترمذی: 507)

عادت 46: ذی الحجہ کے پہلے عشرے کے 8 دن کے روزے (ترمذی: 758)

□ اللہ کی مخلوق کے ساتھ اچھا تعلق بنانے والی 20 عادتیں

● پہلا درجہ: دوسروں کو اذیت نقصان نہ دینا:

بدخواہی، نقصان، حق تلفی سے بچنا ہے، سب کے ساتھ خیر خواہی کرنا: کسی کے ساتھ بد

خواہی نہیں کرنا۔ کسی کو کسی طرح بھی نقصان نہیں پہنچانا، نہ جانی نہ مالی نہ ذہنی نہ قلبی۔ کسی

کی حق تلفی نہیں کرنا (جامع الاصول: 1796) ہر حق والے کا حق ادا کرنا (مشکوٰۃ: 5127) پورا پورا ادا

کرنا (شعراء: 182، مطفقین: 1) بروقت ادا کرنا، ٹال مٹول نہیں کرنا (ترمذی: 1312) سب کے ساتھ

خیر خواہی (جامع الاصول: 4794) احسان (بقرة: 195) نرمی کی بنیاد پر معاملہ کرنا (جامع الاصول: 2615)

مفادی نہیں معادی سوچ، لینے کے بجائے دینے کا جذبہ اختیار کرنا (مشکوٰۃ: 1113) سب کو

قابل اہمیت اور عزت سمجھنا (بہم طرانی) جو اپنے لیے پسند کرے وہی دوسروں کے لیے

پسند کرنا، جو اپنے لیے ناپسند کرے وہی دوسروں کے لیے ناپسند کرنا (جامع الاصول: 23) محبت

نفرت، لینا دینا تمام معاملات میں اخلاص اور اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھنا۔ (جامع الاصول: 8047)

عادت 47: نفسانی غصہ کی وجہ سے کسی کو نہیں مارنا۔ کسی پر ہاتھ نہ اٹھانا

عادت 48: ذاتی مفاد کے لیے کسی سے خیانت نہیں کرنا، دھوکہ نہیں دینا، جھوٹ نہیں

بولنا۔ (انفال: 27، نسا: 58)

عادت 49: کوئی ایسا رویہ، عادت، بول اختیار نہیں کرنا جس سے کسی کی بے عزتی

ہو یا کسی کو ذہنی اذیت ہو یا دل دکھے۔ (جامع الاصول: 1796)

عادت 50: مخالف کے ساتھ کوئی بھی رویہ اختیار کرتے ہوئے اس بات کو سوچنا کہ

اس رویہ کا باعث اور محرک انتقامی جذبہ تو نہیں؟ اگر ایسا ہو تو توبہ واستغفار کرنا۔

(جامع الاصول: 8819)

عادت 51: ہر حق والے کے حق کی ادائیگی کے لیے اللہ کے، اللہ کے مخلوق کے جو جو

حقوق ہیں؟ ان کو سیکھنا، دارالافتاء سے معلوم کرنا۔ (داری: 580، ترمذی: 478-487)

عادت 52: خاص طور سے اگر کسی کے ساتھ اختلاف ہو جائے تو اپنے حق پر ہونے

اور سامنے والے کے ناحق ہونے کا فیصلہ خود نہیں کرنا بلکہ دارالافتاء یا کسی مستند مفتی

صاحب کے سامنے رکھنا، وہ جو بتائیں گے اس کو دل سے قبول کرنا اگرچہ ذاتی مفاد کے

خلاف ہو اس یقین کے ساتھ کہ اسی میں کامیابی ہے۔ (نساء: 135، مائتہ: 8)



• دوسرا درجہ: اذیت برداشت کرنا

عادت 53: حتی الامکان اس بات کی کوشش کرنا کہ لوگوں کی اذیتوں، حق تلفیوں، بُرے رویوں کو برداشت کیا جائے، درگزر اور اعراض کرنا۔ (اعراف: 199) شکوے شکایتیں نہ کرنا (بخاری: 5765) احسان اور ایثار سے کام لینا، بدلہ نہ لینا، جھگڑانا نہ کرنا۔ (جامع الاصول: 9349)

• تیسرا درجہ: برائی کا بدلہ اچھائی سے دینا/ دوسروں کو نفع پہنچانا

عادت 54: اپنی مغفرت کے لیے اللہ کا مقرب بننے اور اخلاق کا اعلیٰ درجہ حاصل کرنے کے لیے برائی کا بدلہ اچھائی سے دینے کی کوشش کرنا۔ (لم سجدة: 34-35، مشکوٰۃ: 5358)

عادت 55: اپنی جان، مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ دوسروں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ فائدہ و راحت پہنچانا، لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا مشکلیں نہیں۔ (قصص: 77، مجادلہ: 11، مسند احمد: 14584-2233)

جس کی اعلیٰ شکل یہ ہے کہ اگر کوئی جان، مال، عزت اور آبرو کے اعتبار سے کسی مشکل میں، پریشانی میں خود ہو یا اس کے متعلقین میں سے کوئی ہو تو اس کا محافظ اور مددگار بننا۔ (مسند احمد: 18647، ترمذی: 2726، ابوداؤد: 4642، بخاری: 1445، 2442)

عادت 56: اور اگر اپنی جان، مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ کسی کا بھلا ہو سکتا ہو تو اس کے ساتھ بھلائی کرنا۔ (مسند احمد: 14584)

عادت 57: اپنی سفارش سے اگر کسی کا کوئی جائز کام بنتا ہو اور دوسروں کو تکلیف نہ ہو تو اس کا اہتمام کرنا۔ (جامع الاصول: 4808)

عادت 58: پریشان حال لوگوں کے لیے دعائیں کرنا، کروانا۔ (جامع الاصول: 3535، مشکوٰۃ: 5448)

عادت 59: کچھ نہ ہو سکے تو اپنے اچھے بولوں (حوصلہ افزائی، تسلی، مشورہ) سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا۔ (بخاری، بیع حاضر لبا، جامع الاصول: 8681)



● چوتھا درجہ: دوسروں کے ساتھ ایثار کا معاملہ کرنا:

اپنی جان، مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں ایثار سے کام لینا۔ (جامع الاصول: 4700)

عادت 60: دوسروں کی جائز خواہش کی وجہ سے اگر اپنی ضرورت کو بھی قربان کرنا پڑے تو دریغ نہ کرنا۔

عادت 61: دوسروں کی ضرورت کی وجہ سے اگر اپنی ضرورت کو بھی قربان کرنا پڑے تو دریغ نہ کرنا۔

عادت 62: دوسروں کی جائز خواہش کی وجہ سے اگر اپنی خواہش کو بھی قربان کرنا پڑے تو دریغ نہ کرنا۔

عادت 63: کچھ نہ ہو سکے تو اتنا ضرور کرنا کہ دوسروں کی ضرورت کی وجہ سے اپنی خواہش قربان ہو جائے۔

● اچھے اخلاق پیدا کرنے کے لئے مطالعہ، صحبت، دعا

عادت 64: احادیث اور اللہ والوں کی جو کتابیں اخلاق، کردار میں معاون ہوں ان کو اپنے مطالعہ میں رکھنا۔

عادت 65: اللہ والوں اور اخلاق والوں کی صحبت اختیار کرنا، بد اخلاق لوگوں کی صحبت سے بچنا۔

عادت 66: با اخلاق بننے کے لیے دعاؤں کا اہتمام کرنا۔ خاص طور اس دعا کو اپنا معمول بنانا۔

اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا

إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا
 (سنن ابوداؤد، رقم: 760)

اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق نصیب فرما، تیرے علاوہ اچھے اخلاق کوئی
 عطا نہیں کر سکتا اور برے اخلاق مجھ سے دور فرما، تیرے علاوہ مجھ سے
 کوئی برے اخلاق دور نہیں کر سکتا۔

□ دین سکھانے / پھیلانے (اہل و عیال / ماتحتوں / طلب والوں /

بے طلبوں کو) والی 5 عادتیں

عادت 67: تبلیغ: تبلیغ میں وقت لگانا، پانچ اعمال (تعلیم، گشت، مشورہ، شب جمعہ، روزانہ وقت دینا)
 میں اہتمام سے جڑنا۔ خاص طور سے ایام تعطیلات میں۔

عادت 68: تعلیم: مختلف طبقات کو موقع کا، ان کے شعبہ کا علم سکھانا۔ خاص طور سے
 ایام تعطیلات میں۔

عادت 69: گھر والوں کی تعلیم: گھر والوں کی تعلیم و تربیت کی فکر کرنا۔

عادت 70: نمازیوں کے ساتھ نشست: ایام تعطیلات میں مسجد میں کسی بھی نماز کے
 بعد اگر موقع میسر ہو تو کتاب سے / زبانی بات کرنا۔

عادت 71: اپنی مادر علمی کے تعلیمی / تربیتی امتیازات کا تعارف کرا کے وہاں داخلہ
 کے لیے دوسرے طلبہ کو آمادہ کرنا۔

□ ذاتی شخصیت کو اچھا بنانے والی 4 عادتیں

عادت 72: اپنی صحت کا بہت زیادہ خیال کرنا، مضر صحت، غذاؤں دیگر کھانے پینے

اچھی عادتیں

{22}

کامیاب طالب علم کی 75 اچھی عادتیں

کی مضمر چیزوں (گٹکا، پان، چھالیہ، نسوار، دیگر نشہ آور اشیاء، کولڈ رنگ، فاسٹ فوڈز) سے بچنا،

عادت 73: رات کو بروقت سونے اور صبح بروقت اٹھنے اور دن کے قیلولہ کا اہتمام کرنا

عادت 74: ورزش جسمانی فائدہ مند کھیلوں کا اہتمام کرنا۔

عادت 75: صفائی ستھرائی (دانت، ناخن بال، کپڑوں، استعمال کی چیزوں اور جگہوں) کا

بہت اہتمام کرنا۔

المنیر مرکز تقسیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنیر مرکز تقسیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنیر مرکز تقسیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنیر مرکز تقسیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

جمعہ کی 26 سنتیں

سنت 1: کثرت سے درود شریف پڑھنا۔ (مشکوٰۃ مع مظاہرین: 1361-66، ابن ماجہ، فضل الجمعۃ)

وضاحت: کثرت درود شریف کی مقدار کے بارے میں حضرات علماء کرام کے تین قول

ہیں: جمعرات کے دن مغرب کے وقت سے جمعہ کے دن سورج غروب ہونے تک

از کم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھنا یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ ایک ہزار مرتبہ پڑھنا، یہ درمیانہ

درجہ ہے۔ تین ہزار مرتبہ پڑھنا، یہ اعلیٰ درجہ ہے۔

سنت 2: عشاء کی نماز میں سورۃ الجمعۃ اور سورۃ المنافقون پڑھنا۔ (سبل الہدیٰ: 8/208)

سنت 3: جمعرات ہی سے صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا، ناخن کاٹنا۔

(سنن کبریٰ: 6175، ابن ماجہ: 1096، الدر المنثور، بقرۃ: 112، محمودیہ: 8/358، بخاری مع الفتح: 883، مشکوٰۃ: 1381،

أجزاء المسالك: 265/14، کوئٹہ، تعلیم، فقرہ: 2، سبل الہدیٰ: 8/207)

موچھیں کاٹنا (اور بہت زیادہ کاٹنا)۔

(بخاری مع الفتح: 883، مشکوٰۃ: 1381، محمودیہ: 8/358، کوئٹہ، شراب، فقرہ: 12، بزار، طبرانی، جامع الاصول، زینۃ، شعر اللہیۃ والشارب)

خط بنوانا، شرعی حدود میں رہتے ہوئے۔ (جامع الاصول، ترمذی، رقم: 2912، کوئٹہ، بحیہ، فقرہ: 9)

زائد بالوں (زیر ناف/بغل) کی صفائی کرنا۔

(سنن کبریٰ: 6175، ابن ماجہ: 1096، الدر المنثور، بقرۃ: 112، محمودیہ: 8/358، بخاری مع الفتح: 883، مشکوٰۃ: 1381،

أجزاء المسالك: 265/14، کوئٹہ، تعلیم، فقرہ: 2، سبل الہدیٰ: 8/207)

سنت 4: فجر کی نماز میں سورۃ الہم سجدة اور سورۃ الدھر پڑھنا۔ (بخاری: 891)

سنت 5: جمعہ کے دن عبادت کی کثرت کرنا۔

جمعہ کے روز طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک چوپائے قیامت کے قائم ہونے

کے منتظر رہتے ہیں۔ لہذا اس پورے وقت میں جب حیوان قیامت کا خیال رکھتے ہیں

اور اس سے خوفزدہ رہتے ہیں تو انسانوں کو بطریقہ اولیٰ جمعہ کے روز دن بھر خدا کی

عجاوبت اور اس کے ذکر میں مشغول رہیں۔ (ترمذی: 491، مشکوٰۃ: 1359)

سنت 6: جمعہ کی نماز کا بہت زیادہ اہتمام کرنا کسی حال میں ترک نہ کرنا۔

سنت 7: جمعہ کے دن دعاء کی قبولیت کی مخصوص گھڑی کی تلاش میں رہنا۔

سنت 8: مسنون (اور خوب اچھے) طریقے سے غسل کرنا، مسواک بھی ضرور کرنا۔

(پورے ہفتے کے گناہوں کی معافی کے لیے شرط ہے)

(بخاری: 81-88، مشکوٰۃ: 1381-82-88، ابوداؤد: 26514، مسلم: 1660)

(1) دونوں ہاتھ کلائی تک 3 مرتبہ دھونا۔ (بخاری: 257)

(2) چھوٹا بڑا دونوں استنجاء کا مقام دھونا چاہے، استنجاء کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔

(ابوداؤد: 245)

(3) بدن پر کسی جگہ اگر ناپاکی ہو تو اسے دور کرنا۔ (بخاری، رقم: 257)

(4) مسنون طریقہ سے وضو کرنا۔ (بخاری، رقم: 272)

(5) پہلے سر پھر دائیں کندھے پھر بائیں پر پانی ڈالنا اسی ترتیب سے 3 بار کرنا۔

(بخاری، رقم: 258، مسلم، رقم: 37)

سنت 9: عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننا، خوشبو لگانا۔ نیز: سفید کپڑے پہننا۔

(ابوداؤد: 1078، بخاری: 886، مظاہرین، تحت رقم: 877/1-1387، کویت، تحسین، فقرہ: 11، اعراف: 31)

نوٹ: امام ان چیزوں کا اور زیادہ اہتمام کرے۔ (کویتیہ، فقہین، فقرہ: 11)

سنت 10: سر اور داڑھی کے بالوں میں تیل لگانا۔

(بخاری مع اللع، رقم: 883، ابوداؤد مع الہذ، رقم: 353، بیہقی، رقم: 2988، مؤطا امام مالک)

بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل ڈال کر پہلے ابروؤں، پھر پلکوں، پھر سر/داڑھی پر لگانا،

(شیرازی، عزیز) جب خوشبودار تیل آپ کو پیش کیا جاتا تو پہلے آپ اس میں انگلیاں

ڈبوتے پھر جہاں لگانا ہوتا انگلیوں سے استعمال فرماتے۔ (ابن عساکر)

سنت 11: سر اور داڑھی میں کنگھا کرنا، جب کنگھا کرنا ہو تو پہلے دائیں جانب سے

سکرنا۔ (بخاری مع فتح: 883، قرطبی، بقرة: 105/2-124، کویطیہ، ترجمیل، بقرة: 6، ترمذی، بقرة: 11، تحسین، بقرة: 8)

کنگھا کرتے ہوئے یا حسب ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دعا پڑھنا:

اللَّهُمَّ أَنْتَ حَسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي - (مشکوٰۃ)

سنت 12: جمعہ کی نماز کے لیے جلد سے جلد مسجد پہنچنا (سورہ جمعہ: 9) کوشش کر کے زوال

سے کچھ پہلے ہی پہنچنا۔

1. جس ترتیب سے نمازی آتے ہیں اسی ترتیب سے قیامت کے دن دربار الہی میں جگہ

ملے گی۔ (ابن ماجہ، تم: 1094)

نیز: اسی ترتیب سے فرشتے نام لکھتے ہیں۔ سب سے پہلا سب سے افضل شمار ہوتا ہے

اور اس کو مکہ کے فقیروں پر اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے، بعد والے کو گائے،

پھر دنبہ، پھر مرغی اور پھر انڈہ کا ثواب ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ مع مظاہر حق، تم: 1384، بخاری، تم: 881)

(2) جلدی جانے والے کو ہر قدم پر ایک سال کے روزے ایک سال کی رات کی

عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ، تم: 1388)

(فضائل کے باب میں اس سے زیادہ ثواب والی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔ (مرقاۃ)

سنت 13: سکون و وقار کے ساتھ پیدل مسجد جانا۔ ہر قدم پر ایک سال کے

روزے ایک سال کی رات کی عبادت کا ثواب ہے۔ (مشکوٰۃ، تم: 1388، کویطیہ، صلاۃ الجماعۃ، بقرة: 22)

مسجد دور ہونے کی صورت میں سواری پر بھی جاسکتے ہیں۔ مجبوری میں مذکورہ ثواب ملنے

کی امید ہے۔ کیونکہ ثواب عطا کرنے والی ذات بہت کریم ہے۔ (رسائل جمعہ: 39)

سنت 14: اگر صفیں پڑھیں تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھنا۔

ایسا کرنے والے اپنے لیے جہنم کا راستہ آسان کرتے ہیں، ان کو جہنم کا پل بنایا جائے

گا، جہنمی ان کو روندتے ہوئے جہنم میں جائیں گے۔ (ابوداؤد، تم: 1118، ترمذی، کراہیۃ النسخی یوم الجمعۃ،

مشکوٰۃ، رقم: 1392، اعلاء السنن: 8/81، کویتہ، تحفۃ الرقاب/صلاۃ الجمعہ، فقرہ: 39، بخاری مع الفتح، رقم: 883)

سنت 15: دو آدمیوں کے درمیان اگر جگہ نہ ہو تو وہاں گھس کر نہ بیٹھنا۔

(بخاری مع الفتح، رقم: 883، مشکوٰۃ مع مظاہر حق، رقم: 1381)

سنت 16: جو پہلے سے بیٹھا ہوا ہو اس کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھنا۔

(کویتہ تحفۃ الرقاب، فقرہ: 6، مسلم مع روایات، ابوداؤد، مشکوٰۃ مع مظاہر حق، رقم: 1386)

سنت 17: حسب توفیق نوافل (تحتیہ المسجد، تحتیہ الوضوء، صلاۃ التبیح، جمعہ کی سنن)

قضا نمازیں وغیرہ) پڑھنا۔ (جمعہ سے جمعہ گناہوں کی معافی کے لیے یہ شرط ہے)

(بخاری مع الفتح، رقم: 883، مشکوٰۃ مع مظاہر حق، رقم: 1381، کویتہ، صلاۃ التبیح)

سنت 18: امام کے قریب بیٹھنا۔ (مشکوٰۃ مع مظاہر، رقم: 1388-91، ابوداؤد مع درمنضود، رقم: 1108)

خیر کے کاموں میں بلا عذر تاخیر کرنے والے جنت میں دیر سے داخل ہوں گے، جنت

کے اونچے درجات سے محروم رہیں گے۔

سنت 19: جمعہ کی نماز سے پہلے صفوں میں قبلہ رخ بیٹھیں حلقہ بنا کر نہ بیٹھنا۔

(ابوداؤد مع درمنضود، رقم: 1079، جامع الاصول، رقم: 4002، مشکوٰۃ، رقم: 1414)

سنت 20: جمعہ کی نماز کے لیے جاتے ہوئے ایسے ہی نماز جمعہ سے پہلے انگلیوں

میں انگلیاں ڈال کر نہ بیٹھنا۔ (کویتہ، تشبیک، فقرہ: 2-5، بخاری، رقم: 659، مسلم، رقم: 275)

سنت 21: بیٹھے بیٹھے اونگھ آنے لگے اور ابھی خطبہ شروع نہ ہوا ہو تو جگہ بدلنا۔

(ابوداؤد، رقم: 1119، ترمذی، رقم: 526، مشکوٰۃ، رقم: 1394)

سنت 22: خطبہ بیٹھ کر سننا۔ (ابوداؤد، رقم: 1091، مشکوٰۃ، رقم: 1418)

سنت 23: خطبہ کے وقت (اچھی، بری ہر بات سے) خاموش رہنا اور خطبہ کو غور سے

سننا۔ کوئی فضول کام (کپڑوں، بالوں سے کھیلنا وغیرہ) نہ کرنا۔ عین خطبہ کے وقت خاص

طور سے گوٹ مار کر بیٹھنا (یعنی اکڑو بیٹھ کر سرین زمین پر ٹیک کر کپڑوں یا ہاتھوں کے ذریعہ

دونوں گھٹنے اور رانیں پیٹھ کے ساتھ ملا لینا) (مظاہر حق: 1/879، درمنضود: 439)

جمعہ کے جمعہ گناہوں کی معافی ان چیزوں سے بچنے پر موقوف ہے۔ (مشکوٰۃ رقم: 1381)

فضول کام کرنے والے کو جمعہ کا مکمل ثواب نہیں ملتا۔ (مشکوٰۃ مع مظاہر حق: 1383-85-97)

خطبہ کے وقت بات چیت کرنے والے کو حضورؐ نے اس گدھے سے تشبیہ دی جس کی پیٹھ

پر کتابیں لاد دی گئی ہوں۔ (مشکوٰۃ رقم: 1397)

سنت 24: سورہ کہف پڑھنا: جمعہ کے دن جو سورہ کہف پڑھے گا دجال کے فتنے

سے محفوظ رہے گا۔ اس کے لیے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک

نور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا اور اس جمعہ سے پہلے

جمعہ کی تمام خطایا (صغیرہ) اس کے معاف ہو جائیں گے۔

سنت 25: جمعہ کے دن عصر کی نماز جس جگہ پڑھی ہے وہی بیٹھے بیٹھے اسی (80)

مرتبہ درج ذیل درود پڑھنا:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ
تَسْلِيمًا.

فضیلت: اس کے اسی (80) سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسی (80) سال

کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔

(فضائل درود شریف، شیخ الحدیث مولانا ذکریا)

سنت 26: جس شخص نے پانچ اعمال ایک دن (جمعہ) میں کیے اللہ تعالیٰ اسے

جنت والوں میں لکھ دیتے ہیں: (1) بیمار کی عیادت (2) جنازے میں شرکت (3) روزہ

(4) جمعہ کی نماز میں شرکت (5) غلام آزاد کیا (یا صدقہ کیا)۔ (مسلم: 6128، ترمذی: 742)



جمعہ کی 26 سنتیں

(چیک لسٹ)

گزشتہ صفحات میں جمعہ کی جو 26 سنتیں ذکر کی گئی ہیں انکو اپنے عمل میں لانے کے لئے ذیل میں ہر سنت کے سامنے 4 خانے ہیں ایک ماہ تک ہر جمعہ کو ایک خانہ اس طرح پُر کریں کہ اگر سنت پر عمل کیا ہے تو ✓ کا نشان نہیں کیا تو ✗ کا نشان لگا دیں۔

<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 14	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 1
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 15	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 2
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 16	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 3
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 17	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 4
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 18	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 5
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 19	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 6
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 20	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 7
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 21	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 8
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 22	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 9
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 23	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 10
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 24	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 11
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 25	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 12
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 26	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	سنت 13

باحیا اور پاکدامن بنانے والی 46 سنتیں

□ آنکھوں کی حیا اور 10 سنتیں

سنت 1: نامحرم کو، ان کی تصاویر کو نہ دیکھنا نہ براہ راست نہ بذریعہ اسکرین۔
(نور: 30-31، جامع الاصول: 4959-823، مسلم: 2657، ترمذی: 2779، ابوداؤد: 4112)

سنت 2: بلا ضرورت اپنا ستر بھی نہ دیکھنا۔ (ابوداؤد: 4017)

سنت 3: بوقت ضرورت بھی بقدر ضرورت دیکھنے کی گنجائش ہے، جیسے مخطوبہ (جس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو) کو دیکھنا (ابوداؤد: 2082) مریضہ کو دیکھنا۔ (مسلم: 2206)

سنت 4: ازدواجی تعلق کے وقت بھی ایک دوسرے کے ستر کو دیکھنا پسندیدہ نہیں لہذا اس سے بھی اجتناب کرنا۔ (ابن ماجہ: 662)

سنت 5: جہاں بد نظری کے امکانات ہوں وہاں نہ جانا، لہذا بغیر اجازت کے کسی کے گھر/کمرہ میں داخل نہ ہونا (نور: 27، ابوداؤد: 5176) اور اجازت لینے کے لیے بھی کسی کے دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہونا (مجمع الزوائد: 8/87، ابوداؤد: 5186) فیس بک، یوٹیوب وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

سنت 6: اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ایسی جگہ بیٹھنا پڑے جہاں بد نظری کا احتمال ہو تو حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھنا۔ (بخاری: 6229)

سنت 7: اگر اچانک غیر ارادی طور پر نامحرم پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹالینا دوبارہ نظر نہ ڈالنا۔ (مسلم: 2159، ابوداؤد: 2149، مسند احمد: 22278)

سنت 8: اگر کسی نامحرم پر نظر پڑ جانے سے دل میں گندا جذبہ پیدا ہو جائے تو اگر

شادی شدہ ہیں تو بیوی کے پاس جانا۔ (مسلم: 1403)

سنت 9: عشق و محبت والے ناول، افسانے، کہانیاں نہ دیکھنا نہ پڑھنا۔
(لقمان: 6، مسند ابی یعلیٰ: 4760)

سنت 10: آنکھوں کی اشارہ بازی سے بچنا۔ (نور: 30-31، نافر: 19)

□ زبان کی حیا اور 7 سنتیں

سنت 1: نامحرم سے سلام کلام، بات چیت نہ کرنا۔ (بخاری: 4141-1234، نور: 31)

سنت 2: خواتین کا نامحرم مردوں سے ضرورت کی بات کرتے ہوئے جان بوجھ کر اپنے لہجے میں نزاکت، رس بھری آواز اور کشش پیدا نہ کرنا کسی بد اخلاقی کے بغیر پھیکے انداز میں اپنی بات کہنا۔ (احزاب: 32، نور: 31)

سنت 3: مردوں کا خواتین کی مجلس میں اپنی آواز (بیان، تلاوت، نعت، بات چیت وغیرہ) کے ذریعہ انہیں اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ (بخاری: 6211، بخاری باب علی الحدیث: 5057)

سنت 4: محش، بے ہودہ باتوں اور مذاق سے، حرام بوس و کنار سے تو بہت زیادہ اجتناب کرنا۔ (لقمان: 7، ترمذی: 1977، مسند احمد: 6487، جامع الاصول: 823)

سنت 5: اپنے دائرہ اختیار میں حیا، پاکدامنی اور حیا کے شرعی تقاضوں کی دعوت دیتے رہنا، یہاں تک کہ اس حد تک اصلاح و تربیت ہو جائے کہ وہ طبعاً بے حیائی سے نفرت کریں اسے گناہ سمجھیں، ان کا ضمیر انہیں بے حیائی سے باز رکھے۔
(تحریم: 6، بخاری: 893، مسلم: 1829، ترمذی: 1705، مسند احمد: 4495، ابوداؤد: 2928)

سنت 6: ماتحتوں میں اگر کوئی بات، کوئی کام خلاف حیا دیکھیں، محسوس کریں تو شرعی حدود میں رہتے ہوئے غیرت اور حمیت کا مظاہر کرنا، سخت نوٹس لینا، ہرگز خاموش نہ رہنا، چشم پوشی نہ کرنا۔ (نسائی: 2562، مستدرک حاکم: 244)

سنت 7: روزانہ اہتمام سے رور و کراوات قبولیت میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگنا:

اے اللہ میں حیا کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا چاہتا ہوں میں بار بار
کوشش بھی کرتا ہوں، پھر بھی غلطی ہو جاتی ہے، میں کمزور ہوں آپ
کی توفیق کے بغیر میرا بے حیائی سے بچنا مشکل ہے، آپ ہی میری مدد
فرمائیں۔ (فاتحہ: 5)

اس دعا کا بھی اہتمام کرنا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَىٰ وَالتَّقَىٰ وَالتُّقَىٰ وَالْعَفَافَ وَالْغِنَىٰ.

(ترمذی: 3489، ابن ماجہ: 3832، مسلم: 2721، مسند احمد: 3904)

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی، اور لوگوں سے بے
نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

□ کانوں کی حیا اور 2 سنتیں

سنت 1: نامحرم کی باتوں کو، آواز کو لذت لیکر نہ سننا۔ (جامع الاصول: 823، مسلم: 2657)

سنت 2: گانے، میوزک، موسیقی، اور وہ نعتیں اور قولیاں جن میں میوزک ہو ان

کے سننے سے بچنا، ایسی مجالس اور تقریبات سے بھی بچنا جن میں یہ چیزیں ہوں۔

(لقمان: 6، مسند احمد: 4633، شعب الایمان للبیہقی: 4746، ترمذی: 221)

□ دل اور دماغ کی حیا اور 4 سنتیں

سنت 1: کوئی ناجائز محبت دل میں نہ رکھنا۔

(نور: 33، احزاب: 33-32، ابن ماجہ: 1847، ترمذی: 1087، نسائی: 3235)

سنت 2: سوچوں، تصورات اور خیالات کو پاکیزہ رکھنا، اپنے اختیار سے بُرے

خیالات نہ ذہن میں لانا نہ از خود آنے والے بُرے خیالات کو جمانا۔

(انعام: 120، بخاری: 6612، جامع الاصول: 823، مسلم: 2657)

سنت 3: اگر کسی نامحرم پر نظر پڑ جانے سے دل میں گندرا جذبہ پیدا ہو جائے تو اگر شادی شدہ ہیں تو بیوی کے پاس جانا۔ (مسلم: 1403)

سنت 4: نفسانی خواہشات (خاص طور سے حب باہ) کو مغلوب کرنے کی محنت میں لگے رہنا، (نازعات: 40، بخاری: 1905) ہمت سے کام لینا جس وقت ناجائز خواہشات، شہوات کی طرف میلان ہو تو اس وقت ان کے دنیوی و اخروی نقصانات کو سوچنا، اگر یہ طریقہ کار گرنہ ہو تو خواہشات کے پورا کرنے کے ارادے کے وقت ہمت سے کام لینا، اگر اس میں بھی ناکامی ہو جائے تو سچی توبہ کے ذریعہ تلافی کرنا۔ (اعراف: 201، بخاری تفسیر، سورہ طہ: 46) مباح خواہشات میں میانہ روی اختیار کرنا کھانے پینے، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے، گھومنے گھومانے، ملنے ملانے اور دیگر مباح خواہشات میں میانہ روی بوقت ضرورت بقدر ضرورت اختیار کرنا یعنی نفس کو روکنا جب ان خواہشات کا سخت تقاضہ ہو تب ان کو بقدر ضرورت اختیار کرنا۔ ہر وقت ہر خواہش کو پورا کرنے کے چکر میں نہ رہنا۔ (نازعات: 40)

□ ہاتھوں کی حیا اور 5 سنتیں

سنت 1: نامحرم کو بلا ضرورت ہاتھ لگانے، چھونے، مصافحہ کرنے سے بچنا۔

(جامع الاصول: 823، مسلم: 2657، حتم: 486، بخاری: 2713)

سنت 2: نامحرم کو ناجائز مسیح بھیجنے، چیٹنگ سے، اور اپنے اسٹیٹس، فیس بک، ویب سائٹ، ٹاک وغیرہ پر بے ہودہ مواد لگانے سے اجتناب کرنا۔

(بہسین: 65، نور: 19، ترمذی: 3583)

سنت 3: تعلقات بڑھانے کے لیے نامحرم کو ہدیے، تحفے دینے سے بچنا۔

(نور: 33، مزید دیکھیں حوالہ نامحرم سے سلام کلام)

سنت 4: ہاتھ یا انگلی کے ذریعہ مشت زنی اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے بچنا۔

(نور: 30، معارف القرآن)

سنت 5: ہاتھ کے ذریعہ بیہودہ اشارہ، اور مذاق نہ کرنا۔ (یسین: 65، نور: 19، ترمذی: 3583)

□ پیروں کی حیا اور 6 سنتیں

سنت 1: ایسی جگہ نہ جانا، نہ ٹھہرنا جہاں مردوں عورتوں کا آزاد نہ اختلاط ہو۔

(نور: 30-31، ابوداؤد: 5272-1040-3123، بخاری: 1618)

سنت 2: ایسی جگہ نہ جانا، نہ ٹھہرنا جہاں نامحرم کے ساتھ تنہائی اور خلوت ہو۔

(ترمذی: 1171-1172-2779، بخاری: 5232، مسلم: 2173)

سنت 3: خواتین کا بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلنا، بوقت ضرورت اگر نکلنا ہو تو

ضرورت پوری ہوتے ہیں واپس گھر آنا۔ (احزاب: 33، طلاق: 1-6، ابوداؤد: 1722، ترمذی: 1173، بخاری: 870)

سنت 4: خواتین کا اگر سفر شرعی (سوا سنتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا سفر) ہو تو محرم

کے بغیر سفر نہ کرنا۔ (ابوداؤد: 1723-1726، بخاری: 1188، ترمذی: 1170)

سنت 5: اگر عورت شادی شدہ ہو تو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلنا۔

(الترغیب: 4/126، جمع اوسط: 513)

سنت 6: خواتین جب جہاں جائیں حیا کی چال چلنا، چال میں ایسی اداء پیدا نہ

کرنا جس سے نگاہیں خود بخود متوجہ ہوں۔

(قصص: 25، احزاب: 32، بخاری: 30-31، جامع الاصول: 823، مسلم: 2657)

□ شرمگاہ کی حیا اور 6 سنتیں

سنت 1: زنا، بدکاری کے قریب بھی نہ بھٹکنا۔

(اسراء: 32، بخاری: 2475-7047، ابن ماجہ: 4019، موطاء: 1670، مشکوٰۃ: 3582)

سنت 2: نفس کی خواہش پوری کرنے کی جتنی ناجائز صورتیں ہیں ان سے اپنی

شرمگاہ کو محفوظ رکھنا، مشیت زنی سے بھی بچنا۔ (نور: 30، معارف القرآن)

سنت 3: ہم جنس پرستی سے اپنے آپ کو بہت بچانا۔ (عنکبوت: 28، مسند احمد: 2816، ترمذی: 1165)

سنت 4: ازدواجی تعلق میں بھی غیر فطری طریقے سے بچنا۔

(ابوداؤد: 2162، مسند احمد: 6706، ترمذی: 135)

سنت 5: حیض و نفاس کے ایام میں ازدواجی تعلق سے احتراز کرنا۔

(بقرة: 222، ترمذی: 135)

سنت 6: جنسی خواہش انسانی فطرت کا تقاضہ ہے، نکاح اس کو پورا کرنے کا جائز

طریقہ ہے، لہذا بلا عذر شرعی بے نکاحی زندگی نہ گزارنا، نکاح کرنا اور نکاح میں جلدی

کرنا تاخیر نہ کرنا اور سادگی سے کرنا، غیر ضروری رسم و رواج سے بچنا۔

(بخاری: 5063-5066، ترمذی: 1084-1075، مشکوٰۃ: 3138-3139، مسند احمد: 24529)

□ جسم اور لباس کی حیا اور 5 سنتیں

سنت 1: اپنے ستر کو چھپانے اور ڈھانپنے کا بہت اہتمام کرنا۔ (اعراف: 22-26، مسلم

: 212، جامع الاصول: 732، ابوداؤد: 4012-4017-14، ترمذی: 2800، بخاری: 4681-5652، ابن ماجہ: 1921)

سنت 2: خواتین کا اپنے محرم کے سامنے بھی شائستہ لباس پہننا۔ (نور: 31)

سنت 3: خواتین کا نماز میں چہرہ (جتنا وضو میں دھویا جاتا ہے) دونوں ہتھیلیوں

(گولوں تک) اور دونوں پیر (ٹخنوں تک) کے علاوہ پورے بدن کو چھپائیں۔

(اعراف: 31، ابوداؤد: 641)

سنت 4: خواتین کا اجنبی مردوں سے اپنے پورے جسم کو چھپانا، لہذا چھوٹا، چست

اور باریک لباس نہ پہننا، چہرے پر نقاب ہونا، لباس کے اوپر برقع ہونا، برقع بھی

باریک، تنگ، جاذب نظر نہ ہونا۔ (احزاب: 35، ابوداؤد: 1826-1333-4104-4116، مسند احمد: 21788)

سنت 5: خواتین کا اپنی زیب و زینت، خوشبو، بناؤ سنگھار، زیور کی جھنگار کو اجنبیوں

سے چھپانا۔ (نور: 31، احزاب: 33، ترمذی: 2786، ابوداؤد: 4173، ابن ماجہ: 4001-4002، بخاری: 1280)

سنت 6: ایک دوسرے سے جسمانی فاصلہ کا خیال رکھنا خاص طور پر سوتے وقت۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 3482، مسند احمد: 8318)

والدین کا فرماں بردار بنانے والی 7 عادتیں

عادت 1: اذیت: والدین کو جانی، مالی، ذہنی، قلبی اذیت، تکلیف دینے والی

مندرجہ ذیل باتوں، رویوں سے بہت زیادہ بچنا:

- (1) تکلیف دینا: ہاتھ اٹھا کر آرام میں خلل ڈال کر کام لے کر کام میں ہاتھ نہ بٹا کر کام بڑھا کر
- (2) تکلیف دینا: تلخ لہجے سے بدزبانی سے
- (3) تکلیف دینا: تحقیر آمیز رویہ سے اہمیت نہ دینے سے بے توجہی و لاپرواہی کی وجہ سے
- (4) تکلیف دینا: منہ بنا کر بات بند کر کے
- (5) ذہنی تکلیف دینا: خواہشات کی ضد کی وجہ سے دیر سے آنے جانے کی وجہ سے
- بات نہ ماننے کی وجہ سے ٹال مٹول کی وجہ سے جھوٹ کی وجہ سے
- فی دہی، کمپیوٹر اور موبائل میں مشغولیت کی وجہ سے بڑی صحبت کی وجہ سے
- بہن بھائیوں سے لڑنے کی وجہ سے تعلیم میں غفلت اور بے توجہی کی وجہ سے
- دین پر عمل کرنے میں سستی کی وجہ سے کھانے پینے میں صحت کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے
- صفائی ستھرائی میں غفلت کی وجہ سے خود غرضی اور اپنے آپ میں مگن رہنے کی وجہ سے
- سسرالی پریشانیوں/دیگر جھگڑے وغیرہ سنانے کی وجہ سے (یعنی پریشان کن خبریں والدین کو بتانے کی وجہ سے)
- دوسروں سے والدین کے رویہ/سلوک کی شکایتیں کرنے کی وجہ سے

عادت 2: اطاعت: ہر جائز کام میں والدین کی اطاعت کرنا۔ ناجائز کاموں میں

اطاعت تو نہیں کرنا لیکن رویہ/سلوک اچھا رکھنا۔

عادت 3: محبت: والدین سے دلی محبت کرنا اور اظہار محبت کے لیے درج ذیل

طریقے اختیار کرنا:

(1) ان کی پسندنا پسند کا خیال رکھنا۔

(2) ان سے دور رہ کر ان سے رابطہ رکھنا / ان کو یاد رکھنا۔

(3) ان کی ناراضگی پر پریشان ہونا۔ ناراض ہونے پر ان کو منانا۔

(4) چھٹی والے دن اہتمام سے ان کو وقت دینا۔

(5) اپنی خوشیوں، تفریحات (کھانے، پینے، گھومنے پھرنے) میں ملاقات میں انہیں شریک کرنا۔

(6) ہدیہ تحفہ، محبت کے بول، پسندیدہ اداؤں، لاڈ پیار کے ذریعہ اظہار محبت کرنا۔

(7) ان کی ذات ان کی باتوں اور ان کے کاموں میں دلچسپی لینا۔

(8) عام روٹین سے ہٹ کر کچھ کرنا ہو تو والدین سے اجازت لینا، مشورہ کرنا۔

عادت 4: جسمانی خدمت: والدین کی خدمت کرنا، خوشی خوشی ان کے کام کرنا خاص

طور سے ہماری رہیں، بڑھاپے میں صفائی ستھرائی وغیرہ کی ضرورت ہو تو خوشی خوشی خود خدمت کرنا، کراہت و ناگواری کا اظہار نہ کرنا۔

● ہاتھ پیر وغیرہ دبوانے سے اگر والدین خوش ہوتے ہیں تو بلا کہے اہتمام سے روزانہ از خود بانا۔

● والدین جب کسی کام کا ارادہ کرے (مثلاً کوئی چیز اٹھانے رکھنے کا) تو آگے بڑھ کر خود تقسیم و ترتیب سے فائزیشن (صوبہ) ہاتھ بٹانا۔

● اپنے مفاد کو قربان کر دینا والدین کے مفاد کی وجہ سے:

نمبر شمار	اخلاقی درجہ	کیفیت
1	سب سے اعلیٰ اخلاق	اپنی ضرورت قربان کر دینا والدین کی خواہش کی وجہ سے
2	اس سے کم	اپنی ضرورت کو قربان کر دینا والدین کی ضرورت کی وجہ سے

کامیاب طالب علم کی 75 اچھی عادتیں {47} والدین کا فرماں بردار بنانے والی 7 عادتیں

3	اس سے کم	اپنی خواہش کو قربان کر دینا والدین کی ضرورت کی وجہ سے
4	اس سے کم	اپنی خواہش کو قربان کر دینا والدین کی خواہش کی وجہ سے
5	یہ اخلاق کا دھوکہ ہے اخلاق نہیں	اپنی کسی دنیاوی غرض کی وجہ سے مندرجہ بالا صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار کرنا

والدین کے مفاد کو قربان کر دینا اپنے مفاد کی وجہ سے:

نمبر شمار	بداخلاقی درجہ	کیفیت
1	سب سے اعلیٰ درجہ کی بداخلاقی (ظلم)	والدین کی ضرورت کو قربان کر دینا اپنی خواہش کی وجہ سے
2	عدم ایثار	والدین کی خواہش کو قربان کر دینا اپنی خواہش کی وجہ سے
3	عدم ایثار	والدین کی خواہش کو قربان کر دینا اپنی ضرورت کی وجہ سے
4	عدم ایثار	والدین کی ضرورت کو قربان کر دینا اپنی ضرورت کی وجہ سے

عادت 5: مالی خدمت: والدین کی ضروریات کا خیال از خود کرنا، کھانے، پینے، پہننے اور ہننے کے لیے جب اپنے لیے خریداری کرے تو والدین کو بھی یاد رکھنا۔

عادت 6: ادب: والدین کے ساتھ ادب سے پیش آنا، خاص طور سے مندرجہ ذیل باتوں میں:

(1) بات چیت، رویہ میں پست آواز، دھیما لہجہ، خندہ پیشانی، اچھے القاب (باباجانی/ امی جان وغیرہ) سے پیش آنا۔

(2) رہن سہن میں ان بے ادبیوں سے بچنا: ان کی طرف پاؤں پھیلانا، پیٹھ کرنا، جب کسی کام کے لیے بلائیں تو فوراً جواب نہ دینا۔ اپنی تقریبات، محفل میں ان کو امتیازی مقام نہ دینا، ان کی شرکت کو عار سمجھنا۔

(3) تقدیم و تاخیر میں، راحت و آرام کے کاموں (کھانا پینا/ سونا/ بیٹھنا/ چلنا وغیرہ)

کامیاب طالب علم کی 175 اچھی عادتیں {48} والدین کا فرماں بردار بنانے والی 7 عادتیں

میں والدین کو مقدم رکھنا، ان سے پہلے نہیں کرنا۔

(4) مدرسہ سے واپسی پر پہلے والدین کے پاس جانا۔

عادت 7: مرحوم والدین کے درج ذیل حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کرنا:

(1) ان کے لیے دعائیں کرنا۔

(2) مرحوم والدین کی قبر پر جانا۔

(3) مرحوم والدین کے قریبی دوستوں تعلق والوں سے خصوصی حسن سلوک کرنا۔

(4) مرحوم والدین کی وصیت پوری کرنا، قرضوں وغیرہ کی ادائیگی کرنا/ فکر مند رہنا۔



مزید اچھی عادتیں

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ ۱)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

گزشتہ صفحات میں جتنی اچھی عادتیں ذکر کی گئیں، اگر کسی طالب علم کے اندر ان کے علاوہ کوئی اور مزید اچھی عادت ہو اور اساتذہ بھی اس کی تصدیق کرتے ہوں تو ذیل میں اس کا اندراج کر کے اساتذہ سے بھی دستخط کرائیں۔

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ ۱)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ ۱)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ ۱)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ ۱)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مزید اچھی عادتیں

{51}

کامیاب طالب علم کی 175 اچھی عادتیں



المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ 1)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ 1)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ 1)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ 1)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ 1)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ 1)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{ مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ کی تالیفات و رسائل }

نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک (حصہ)
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال و حرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہم صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہم شعبان کورس (شب براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہم زکوٰۃ کورس	23	بٹی مبارک ہو
6	فہم رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہم حج و عمرہ کورس	25	سیرت کو زیول 1
8	فہم قربانی کورس	26	سیرت کو زیول 2
9	فہم دین کورس (حصہ)	27	حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
10	فہم طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہم نماز کورس	29	ڈیپریژن، اسٹریس کے اسباب اور ان کا حل
12	فہم حلال و حرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض و نفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اور ان کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اور اس کے سیکھے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح و طلاق	36	طبی اخلاقیات

